یونان کے وفد کی ملاقات

سب سے پہلے ملک 'یونان' (Greece) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یونان سے چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ **ایک جرنلسٹ خاتون Sofia Papadopoulou صاحبہ نے سوال کیا کہ امن کا پیغام پھیلانا کتنا مشکل ہے؟**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے فرمایا:۔ ہمارا کام تو مشنری ورک ہے۔ اسلام کی تبلیغ ہے اور اسلام کے امن کے پیغام کو پھیلانا ہے اور ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ آجکل دنیا کے حالات خراب ہیں اور حکومتیں عوام کے حقوق عدل و انصاف کے ساتھ ادا نہیں کر رہیں۔ اس وجہ سے دنیا میں بہت سے ممالک میں بد امنی ہے۔ لیکن ہم بہر حال اپنا کام جاری رکھیں گے۔

☆ **اس جرنلسٹ نے ریفیوجی کرائسز (Refugee Crisis) کے بارہ میں سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ مختلف مسلم ممالک کے حالات ایسے ہیں کہ وہاں سے لوگ نکل رہے ہیں۔ آپ کے ملک سے بھی لوگ گزر کر جا رہے ہیں۔ اٹلی اور ترکی سے بھی ہوتے ہوئے جا رہے ہیں۔ کچھ احمدی بھی تھے اور وہ زیادہ تر ترکی آ گئے تھے اور پھر وہاں سے انہوں نے آگے دوسرے ملکوں میں جانے کی کوشش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو ہمیشہ یہی تجویز دیتا ہوں کہ ایسے ہمسایہ ممالک جہاں امن ہے وہ ان ریفیوجیز کو سنبھالیں، جیسے افغانستان کے ریفیوجیز پاکستان پہنچے تھے اور پاکستان نے ان کو سنبھالا اور ان کے لئے کیمپس بنائے تھے اور پھر بعد میں جب حالات بہتر ہو جائیں تو انہیں اپنے ملکوں میں واپس بھجوا دیا جائے۔

اسی صحافی خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ جلسہ میرے لئے ایک منفرد تجربہ تھا۔ دوسرے مسلمانوں کا زیادہ تر زور حدیث یا بعد میں آنے والے مذہبی سکالرز کے اقوال پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے بعض دفعہ وہ قرآنی تعلیم کے بالکل برعکس عمل کر رہے ہوتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ قرآن کی تعلیمات کی طرف لوگوں کو بلا رہی ہے جس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے ساتھ ملاقات کا بھی ایک گہرا اثر ہے۔ دنیا کے مشکل ترین مسائل کا حل خلیفہ بہت ہی آسان اور سادہ الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔

جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ جلسہ کے دوران خواتین، اور نومسلم خواتین سے بھی ملنے کا موقع ملا جن کے خیالات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے کہ کس طرح حضور ان کے ساتھ اپنی بیٹیوں کی طرح پیش آتے ہیں۔

اس سال میں اپنے کام کی وجہ سے زیادہ دیر رک نہیں پائی لیکن اگلے سال میں ان ایام میں رخصت لے لوں گی تا کہ جلسہ سالانہ میں زیادہ وقت گزار سکوں۔

☆ یونان سے ایک نومبائع خالد کاپیتانیدس صاحب Khalid Kapetanidis نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے پہلی دفعہ بیعت کی تقریب میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔ اس تقریب کے دوران میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یہ لمحات جذبات سے بھرپور تھے۔ مجھے فخر ہے کہ میں احمدی مسلمان ہوں۔

مجھے جلسہ میں شامل ہو کر ایسا لگا جیسے میں اپنے گھر میں ہوں بلکہ یہاں کا ماحول میرے گھر سے بھی بہت بہتر تھا۔ مجھے اگلے سال کے جلسہ سالانہ کا بڑی شدت سے انتظار رہے گا۔

یونان کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سات بجکر 55 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔